Acc. No.
344

الحاج مولانا
غلام نبی شاہ
نقشبندی۔ قادری۔ مجددی

انوکھی نادرو نایاب دلائل سے بھرپور ولولہ انگیز طرز پر کتابیں

جن کے مطالعہ سے اہل السنت والجماعت کے عقائد تازہ اور مضبوط ہوتے ہیں۔

دیدار رسول اللہ ﷺ ہدیہ ۳ روپے	عشق رسول اللہ ﷺ ہدیہ ۴ روپے
معجزات رسول اللہ ﷺ ہدیہ ۳ روپے	آثار مبارک ہدیہ ۲ روپے
درود وسلام کے انوکھے فضائل ہدیہ ۳ روپے	خاص خاص سجدے ہدیہ ۳ روپے
میدانِ قیامت ہدیہ ۳ روپے	میدان کربلا ہدیہ ۴ روپے
شریعتِ محمدی ہدیہ ۵۔۵۰ روپے	ماں باپ کی عظمت ہدیہ ۳ روپے
میلاد النبی ۲-۵۰ روپے	معراج النبی ۲-۵۰ روپے
جوڑا گھوڑا ۲-۵۰ روپے	مسکرانا سنت ہے ۲ روپے
شانِ رسول اللہ ﷺ ۲ روپے	عالمی سنی تحریک کا دستور ایک روپے

عظمت رسول اللہ ﷺ پر "تحریری طغرے" الگ الگ ہر کراؤن رنگین ۱۴ اعدد فی طغرہ اشاعتی ہدیہ صرف ایک روپے

پتہ مکمل خوشخط پن کوڈ کے ساتھ لکھیں۔ تاجر حضرات کو خاص رعایت

مکان نمبر 17-2-1209/13 یاقوت پورہ حیدرآباد 500023 (اے۔پی)

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝

رحمۃ اللّٰہ علیہ

سلطان الہند غریب نواز

نور و ظلمت کی ٹکر

4 1992

مرتبہ : الحاج مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی
امام و خطیب مسجد سنی پورہ کنگسوے سکندرآباد - ۳

آرائش جناب مولوی محمد عبدالرحیم چشتی صاحب
بوئن پلی سکندرآباد۔

مشتہر : مجلس انتظامی مسجد سنی پورہ
کنگسوے سکندرآباد - ۳

ھدیہ ۳ روپے

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدین حسن

ولادت

سنجری چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت بتاریخ ۱۴ ررجب ۵۳۷ھ میں بمقام سنجر ہوئی۔

والد بزرگوار

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی حضرت خواجہ غیاث الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ آپ حسنی سادات ہیں حضرت غیاث الدین حسن چشتی رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری و باطنی کے بڑے ماہر تھے اور شرع شریف کے پورے پورے پابند تھے۔ الغرض بڑے جید عالم اور بے حد متقی اور باکمال بزرگ تھے۔

سلسلۂ نسب

سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی سلسلہ ۱۴ واسطوں سے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہٗ سے جا ملتا ہے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا بھی سادات گھرانے سے ہی تعلق تھا۔ اس طرح سے آپ سادات نجیب الطرفین ہیں۔

القاب آپ کے کئی القاب ہیں لیکن سارے عالم میں آپ

سارے عالم میں سلطان الہند اور خواجہ غریب نواز کے القاب سے زیادہ مشہور ہیں

دل کی دنیا بدل گئی

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ترکے میں ایک باغ ملا تھا جسمیں کئی قسم کے میوہ دار درخت تھے۔ ایک روز آپ اپنے باغ کی نگرانی میں مصروف تھے کہ یکایک ایک مشہور زمانہ بزرگ حضرت ابراہیم قندوزی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے باغ میں رونق افروز ہو گئے۔

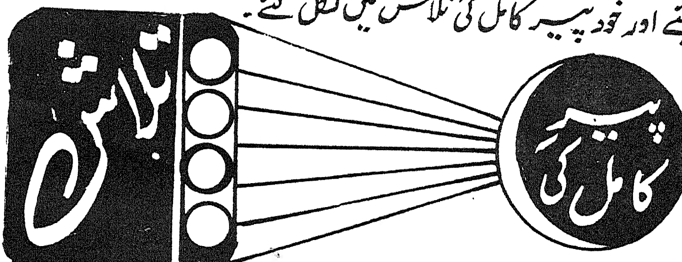
حضرت ابراہیم قندوزی

حضرت ابراہیم قندوزی مجذوب رحمۃ اللہ علیہ سنجر کے مشہور اولیاء اللہ میں سے تھے۔ سنجر کے تمام لوگ آپ کے بے حد معتقد تھے۔ آپ کا کسی کے گھر یا باغ میں قدم رکھنا بہت ہی مبارک سمجھا جاتا تھا۔

مجذوب کی نظرِ کرم

جیسے ہی حضرت ابراہیم قندوزی مجذوب رحمۃ اللہ علیہ مسکراتے ہوئے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے باغ میں پہنچے اور آپ کی بچھائی ہوئی کمبل پر بیٹھ گئے پس آپ کی خدمت میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باغ کے انگور پیش کر دیئے۔ حضرت خواجہ ابراہیم قندوزی

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انگور کو چبا کر اپنے ہاتھوں سے حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے منہ میں ڈال دیئے۔ جیسے ہی حضور معین الدین چشتیؒ نے انگور کھالیا یکایک آپ کے دل سے دنیاوی محبت نکل گئی اور آپ اپنا باغ فروخت کرکے ساری رقم راہ خدا میں لٹا دیئے اور خود پیر کامل کی تلاش میں نکل گئے۔



بیعت

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پیر کامل کی تلاش میں اپنے وطن سنجر سے نکل گئے۔ پاپیادہ سفر کرتے ہوئے مقام چشت پہنچے جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالی میں رجوع ہوگئے اور رات دن خدمت میں رہنے لگے۔ چند ہی دنوں کی آزمائش کے بعد آپ کو شرف بیعت نصیب ہوگیا اور آپ پر پیر و مرشد کی خاص نظر اور عنایت ہوتی رہی۔

پیر و مرشد

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے بھانپ لیا کہ سارے مریدوں میں آپ ایک نادر و نایاب مرید ہیں لہذا آپ کی بطور خاص تربیت اور نگرانی ہوتی رہی۔

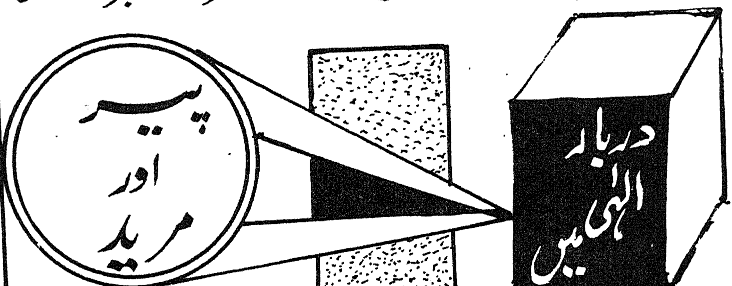
اور آپ کو پابند کر دیا گیا کہ آپ خانقاہ ہی میں رہیں اور ہر وقت ہر
آن اپنے پیر و مرشد کی خدمت اور صحبت سے فیض یاب ہوتے رہیں



معزز سامعین! حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ
اللہ علیہ کی خانقاہ میں ہر روز بے حساب لوگ آتے
اور بیعت حاصل کر کے چلے جاتے، لیکن حضرت خواجہ
معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو تھوڑی دیر کے لئے بھی چھٹی نہ مل سکی،
کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

مکتبِ عشق کے انداز نرالے دیکھے
اُسکو چھٹی نہ ملی جسنے سبق یاد کیا

لہٰذا پیر و مرشد کی خاص نگرانی میں جلوت و خلوت کی مبارک
صحبتوں کے ساتھ آپ کی تربیت ہوتی رہی یہاں تک کہ حضرت پیر
مرشد نے اپنے ساتھ ہی حج بیت اللہ کے سفر کی خوشخبری سنادی.



حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ اپنے خاص مرید کو ساتھ

لیکر مکہ معظمہ پہنچے اور عمرہ و حج کے تمام ارکان ادا فرما دیئے۔ ارکان حج ادا کرنے کے بعد آپ نے اپنے خاص مرید حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو کعبۃ اللہ کے سامنے بٹھا کر عشق و محبت الٰہی میں ڈوب کر باآواز بلند عرض کیا۔ اے اللہ! اے احکم الحاکمین!!

تیرے دربار میں معین الدین کو پیش کر رہا ہوں اسکو قبول فرما!

غیب سے آواز آئی۔ ہم نے معین الدین کو قبول کیا۔

اس غیبی آواز کو سنتے ہی مرشد قبلہ اور مرید صادق دونوں کے دونوں سجدے میں گر گئے۔ سجدۂ شکر ادا کرنے کے بعد حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مریدوں کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے۔

دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عجیب نذرانہ

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے مریدوں کو لیکر تہجد کے عین سہانے وقت داخل ہوئے اور فجر کی نماز کے بعد مزار مقدس کے روبرو کھڑے ہو کر باآواز بلند عرض کیا۔

السلام علیک یارسول اللہ۔ مزار مقدس سے جواب آیا۔

وعلیک السلام یا رحمۃ اللہ اسکے بعد آپ حضرت خواجہ معین الدین

چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو اشارہ فرمایا کہ مزار مقدس کے سامنے باادب بیٹھ جائیں جیسے ہی آپ بیٹھ گئے عشقِ رسول میں ڈوب کر حضرت پیر و مرشد نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ! معین الدین کو نذر کر رہا ہوں قبول فرمائیے مزارِ شریف سے کھلی طور پر ندا آئی کہ ہم نے معین الدین کو قبول کرلیا!

حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے جیسے ہی اپنی قبولیت کی بشارت سنی آپ پر ایک غلبۂ حال طاری ہوگیا اور آپ عالم کیف و سرور میں اپنے پیر و مرشد کے اطراف گھومتے ہوئے عرض کرنے لگے ؎

کعبہ خوانم یا پیمبر' مصحف است این یا خدا
اشتیاقِ شوق بسیار است و من دیوانہ حیرانم

(مطلب) یا پیر! آپ کو کعبہ کہوں یا پیمبر کہوں یا آپ قرآن ہیں ائے خدا ! شوق و ذوق تو بہت ہے لیکن مجھ سا دیوانہ ابھی سے تحیّر کے دریا میں غرق ہے۔

پردہ اُٹھ گیا

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے عالم ناسوت کا پردہ اٹھ گیا اور آپ کو علانیہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا مقدس دیدار نصیب ہورہا تھا الحمدللہ کہ یہ ایسا عجیب و غریب نظارہ تھا کہ ایک طرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم آپ کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور دوسری طرف سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کو اس مقدس دیدار سے

روحانی مسرت اور فیضان نصیب ہو رہا تھا۔

فرمانِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ معین الدین! تم اجمیر چلے جاؤ۔ تم سے وہاں کام لیا جائیگا۔ آپ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اجمیر کہاں ہے میں نہیں جانتا۔ یہ سنکر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ معین الدین! جس رخ سے تمہیں خوشبو آتی رہے گی بس اسی سمت میں چلتے رہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ تم اجمیر پہنچ جاؤ گے

آغازِ سفر

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کی طرف اپنے سفر کا آغاز فرما دیا۔ پس آپ کو غیب سے خوشبو آنے لگی اور آپ کو جس طرف سے خوشبو آنے لگی بس اسی رخ پر آپ سفر فرماتے رہے۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غیب سے آپ کی رہبری فرما رہے تھے اور آپ توکلت علی اللہ اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھے یہ تمام سفر پیدل تھا۔

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ راستے میں جہاں جہاں قیام فرماتے لوگ آپ سے بیعت حاصل کرکے سلسلہ چشتیہ میں داخل ہوتے رہے کتنی اہل اللہ تو آپ کے ساتھ ہو گئے۔

اجمیر شریف میں آمد

۵۸۶ھ ہجری مطابق ۹۲-۱۱۹۱ء عیسوی میں غزنی کے راستے اپنے ۴۰ مریدوں کے ساتھ شمالی ہند کے مشہور شہر اجمیر میں داخل ہوگئے۔

نور اور ظلمت کی ٹکر

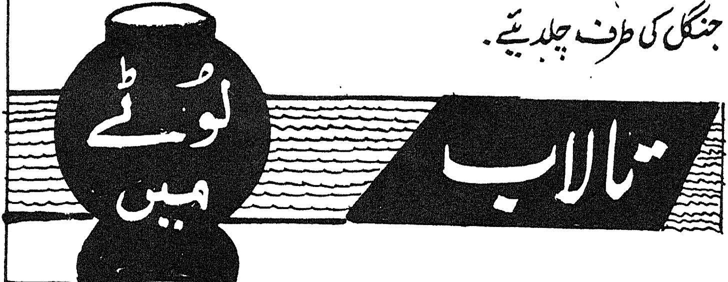
حضرت سلطان الہند رحمتہ اللہ علیہ جیسے ہی اجمیر کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ اناساگر کے کنارے ایک میدان میں اپنے مریدوں کے ساتھ ٹھہر گئے یہ میدان راجہ پرتھوی راج کے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ آپ لوگوں کو دیکھتے ہی راجہ کا ایک آدمی آیا اور گستاخی کرتا ہوا کہنے لگا کہ آپ لوگ یہاں سے فوری نکل جاؤ۔ یہ تو راجہ کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ۔ اچھا بابا! ہم جاتے ہیں اور تیرے راجہ کے اونٹ یہاں بیٹھے ہی رہیں گے۔ یہ کہکر آپ نے تالاب کی دوسری جانب اپنے مریدوں کے ساتھ ٹھہر گئے۔

پہلی کرامت

راجہ کے اونٹ جب شام میں واپس آگئے اور بیٹھ گئے اور ایسا بیٹھ گئے کہ صبح ہوئی اور سورج بلند ہونے کے

بعد بھی نہیں اٹھے۔ راجہ کے آدمی مار مار کر اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کئے لیکن اونٹ ہرگز نہیں اٹھے۔ راجہ کے نوکر چاکر کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ تمام اللہ والوں سے گستاخی کا نتیجہ ہے پس سب کے سب آپ خدمت میں آکر نادم ہوگئے۔ ان لوگوں کے معافی مانگنے اور بلبلانے پر آپ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اب اونٹ اٹھ جائیں گے۔

جیسے ہی آپ کی زبان مبارک سے نکلا سارے اونٹ اٹھ گئے اور جنگل کی طرف چلدیئے۔



دوسری کرامت

جیسے ہی ظہر کی نماز کا وقت آیا آپ نے اپنے مرید سے خواہش فرمائی کہ تالاب سے پانی لائے جب مرید اناساگر پرپہنچے تو کفار و مشرکین نے پانی لینے سے روک دیا۔ آپ کے مرید آزردہ ہوکر واپس ہوئے۔ اور اپنے پیر و مرشد کو سارا حال سنادیئے۔ حالات سنکر آپ کو جلال آگیا اور اسی حال میں ارشاد فرمایا کہ پھر سے جاؤ اور سیدھا اناساگر کو پکار کر کہو کہ

اے اناساگر! ہمارے پیر و مرشد نے تجھ سے وضو کا پانی طلب کیا ہے یہ کہتے ہوئے اناساگر میں داخل ہو جانا اور وضو کا لوٹا بھر لینا

تالاب لوٹے میں آگیا

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تالاب پر پہنچے اور سیدھا تالاب میں اتر گئے اور باآواز بلند کہا۔ اے اناساگر! حضرت پیر و مرشد نے تجھ سے وضو کا پانی طلب کیا ہے یہ کہتے ہوئے تالاب سے حضرت کے وضو کا لوٹا بھر لئے۔ جیسے ہی وضو کا لوٹا بھر لیا گیا خدا کی قدرت سے سارے اناساگر کا پانی لوٹے میں سما گیا اور تالاب خشک ہو گیا۔

اجمیر میں گڑبڑ

جیسے ہی اناساگر کا پانی یکایک غائب ہو گیا سارے شہر میں کھلبلی اور گڑبڑ مچ گئی۔ ہر طرف بچے بڑے بوڑھے اور عورتیں حیرانی اور تعجب کے عالم میں گھروں سے نکل پڑے حتیٰ کہ جانوروں میں بھی بے چینی بے قراری محسوس کی گئی۔

عجیب کرامت

لوگوں نے دیکھا کہ یکایک تالاب کا پانی غائب ہونے کے علاوہ سارے شہر کے اطراف و اکناف کنویں بھی خشک ہو گئے۔ حتیٰ کہ دودھ والے تمام جانور یعنی بھینس بکری بھیڑ اور اونٹنیوں کے تھنوں سے بھی دودھ غائب ہو گیا تھا۔

حضور کی عنایت

سارے اجمیر کے لوگ حیرانی کے عالم میں آپ کی خدمت میں جمع ہونے لگے۔ جب شہر کے بڑے بڑے لوگ جمع ہوگئے اور حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی عاجزی کے ساتھ التماس کرنے لگے کہ **حضور!** بچے اور جانور پانی کے لئے بے تاب ہو رہے ہیں ہم سب پر رحم و کرم فرمایئے۔
یہ سنتے ہی حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وضو کا لوٹا اناساگر میں الٹ دینے کا حکم فرمایا جیسے ہی لوٹا تالاب میں انڈیل دیا گیا سارا تالاب پہلے کی طرح پانی سے بھر گیا بلکہ پہلے سے زیادہ پانی ٹھاٹھیں مارنے لگا۔

قدم بوسی کا سلسلہ

اجمیر کے بڑے بڑے لوگ آپ کے قریب ہونے لگے اور آپ کا دل سے ادب و احترام کرتے ہوئے آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کرنے لگے۔

راجہ چراغ پا

اجمیر کا راجہ پرتھوی راج چوہان نے دیکھا کہ اس کے دربار کے بڑے بڑے لوگ حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کے معتقد ہوتے جا رہے ہیں اس لئے راجہ چراغ پا ہوگیا اور غصّہ سے بے قابو ہو کر اپنے دربار کے جادوگر جئے پال جوگی کو حکم دیا کہ ان سب کو جادو کے زور سے بھگا دے۔

جئے پال کے چیلے

راجہ کے حکم سے جئے پال جوگی فوری حرکت میں آگیا اور بڑے گھمنڈ سے اپنے چیلوں (شاگردوں) کو حکم دیا کہ تمام چیلے ملکر اپنے اپنے جادو کے زور سے اللہ والے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں اور بھگادیں۔

جئے پال جوگی کے تمام چیلے جمع ہوگئے اور اپنے اپنے جادو کے کرتب دکھاتے ہوئے کوئی رسیوں کو سانپ بنایا کوئی ٹھکریوں کو بچھو بنایا اور کوئی کاڑیوں کے کنگھورے بنا کر جادو کی سیٹیاں بجاتے ہوئے سانپ بچھو وغیرہ کے لشکر کو لیکر ڈرادنے آوازیں نکالتے ہوئے حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی طرف بڑھنے لگے۔

اعضاء کی کرامت

جیسے ہی جادوگروں کی جماعت اپنے اپنے جادو کے زور سے اللہ والوں کے قریب آگئی

تو حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ اپنا اعصاء مبارک لیکر اُٹھے اور اپنے مریدوں کے اطراف حصار کی لکیر کھینچ دیئے اور اپنے مصلے پر آکر بیٹھ گئے جادوگروں کی جماعت بڑے زور شور سے چیختے چلاتے اور طرح طرح کے نعرے لگاتے ہوئے جیسے ہی حصار کی لکیر کے قریب آگئی اور حصار کی لکیر سے ٹکرا گئی یکایک سارے سانپ رسیاں اور سارے بچھو ٹھکریاں بن گئے یعنی سارا جادو ختم ہو گیا۔

جادوگر فرار ہوگئے

جیسے ہی جادوگروں نے دیکھا کہ حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کے قریب پہنچتے ہی ہمارا سارا جادو بے اثر ہو کر رہ گیا ہے۔ پس سب کے سب یہاں سے راہ فرار اختیار کر گئے یعنی حیرانی کے عالم میں جادوگروں میں بھگدڑ مچ گئی اور بھاگتے بھاگتے اپنے گرو جے پال جوگی کے پاس ہانپتے کانپتے پہنچے اور اپنی ناکامی کا تمام حال بیان کر دیئے۔

نور و ظلمت کی ٹکر

جے پال جوگی اپنے چیلوں کی شکست کا حال سنکر خوب خوب

بڑبڑانے لگا اور خود چلکر اللہ والوں سے مقابلہ کرنیکا اعلان کردیا

اندھیرا اُجالا آمنے سامنے

جئے پال جوگی اپنے تمام چیلوں (شاگردوں) کولیکر حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے آگیا اور غصہ سے بے قابو ہوکر کہنے لگا کہ آپ لوگ یہاں سے فوراً چلے جاؤ ورنہ میں تم سب کو جلا کر (بھسم) راکھ بنادوں گا۔

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے جئے پال کی اس بے ادب گفتگو سنکر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

جئے پال ! تیری وہ آگ کہاں ہے جسمیں ہم اللہ والوں کو جلائے گا۔ یہ سنتے ہی جئے پال نے اپنے شاگردوں کے ذریعہ پتھروں کا انبار جمع کروایا اور اسمیں جادو کی پھونک مار کر جادو کی آگ تیار کردیا

نعلین کا پہلا کرشمہ

جادو کی آگ کا انبار دیکھتے ہی حضور سلطان الہند نے اپنے مرید سے ارشاد فرمایا کہ میری نعلین حصار سے باہر ڈالدو۔ جیسے ہی آپ کی نعلین مبارک حصار سے باہر ڈالدی گئی۔ حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے جئے پال سے فرمایا کہ

جئے پال! پہلے اس فقیر کی جوتی کو جلا دے پھر اسکے بعد دیکھا جائیگا۔ جئے پال بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور آپ کی نعلین شریف کو جادو کی آگ میں ڈالدیا۔ جیسے ہی نعلین شریف آگ میں ڈالی گئی، جئے پال کا سارا جادو ختم ہوکر آگ بجھ گئی۔

جئے پال کی حیرانی

جیسے ہی آگ غائب ہوگئی جئے پال جوگی بوکھلا گیا۔ مبہوت ہوگیا، حیرانی اور پریشانی کے عالم میں اپنا سب سے بڑا جادو استعمال کرتے ہوئے ہوا میں اڑنے لگا تاکہ حصار کے اندر داخل ہوکر اللہ والوں پر بالراست حملہ کردے۔

حصار کے چاروں طرف سے اندر داخل ہونیکی کوشش کیا یہاں تک کہ اڑتا ہوا بدلیوں سے اوپر پہنچ گیا لیکن حصار کے اندر راستہ ملتا ہی نہ تھا۔

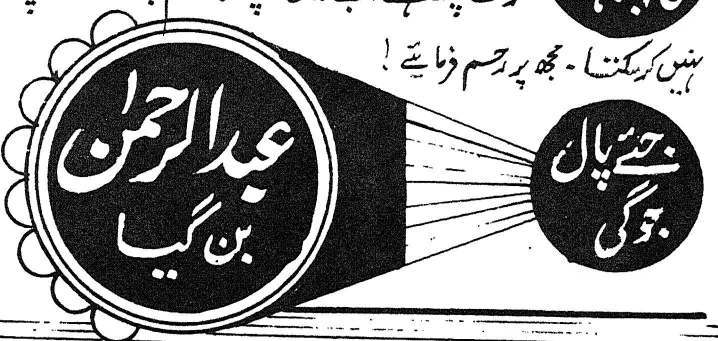
نعلین کا دوسرا کرشمہ

بالآخر جیسے ہی جئے پال اوپر کو اڑنے لگا حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے نعلین کو اشارہ فرمایا کہ جادوگر کو پکڑ لاؤ۔ پس نعلین ہوا میں تیزی سے اڑتے ہوئے جئے پال کے سر پر پہنچ کر سر پر تڑا تڑ، تڑا تڑ برسنے لگے۔ جئے پال جوگی سر کے بل زمین پر واپس آیا اور ہاتھ جوڑ کر بلبلاتے ہوئے فریاد کرنے لگا۔

خواجہ بچاؤ! خواجہ بچاؤ!!

چونکہ ابھی تک جئے پال جوگی کے سر پر کھڑاویں برس رہے تھے جئے پال جوگی کی فریاد پر حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کو رحم آگیا اور اپنے کھڑاوں کو خاموش کر دیا اور جئے پال جوگی سے فرمایا کہ جئے پال! تیرے جادو کے تمام طریقے استعمال کر لے منتر تنتر اور جنتر سب کا زور لگا دے پھر بعد میں دیکھا جائے گا۔ یہ سنتے ہی جئے پال بلبلاتا ہوا ہاتھ جوڑ کر فریاد کرنے لگا کہ حضور! میرا بڑے سے بڑا سب سے بڑا جادو ٹوٹ چکا ہے اب میں آپ کی قدم بوسی کے سوا کچھ نہیں کرسکتا۔ مجھ پر رحم فرمائیے!





جئے پال جوگی عرض کرنے لگا حضور! آپ کی مبارک نعلین جیسے جیسے میرے سر پر برس رہی تھیں ویسے ویسے میرے دل کے کفر کا اندھیرا دور ہو رہا تھا یہاں تک کہ میرا دل منور

ہو رہا ہے مجھ پر رحم فرما کر اپنا غلام بنا لیجئے اور مجھے اپنے قدموں میں آنے کی اجازت عطا فرمائیے۔

جیسے ہی حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت سے جئے پال آپ کے قریب آیا یکدم آپ کے قدموں میں گر پڑا۔

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو کلمہ توحید پڑھا کر مسلمان بنا دیا اور عبدالرحمن یا غلام خواجہ نام رکھا۔

جیسے ہی جے پال جوگی مسلمان ہوا اسکے تمام چیلے حیران و پریشان ہو کر فرار ہو گئے۔

زلزلہ

پرتھوی راج کے دربار میں

راجہ پرتھوی راج کو جیسے ہی اطلاع ہوئی کہ اسکے دربار کا سب سے بڑا جادوگر اسلام قبول کر لیا ہے اور حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی اختیار کر لیا ہے راجہ پریشان ہو گیا بلکہ پراگندہ حال ہو گیا۔

درباریوں سے مشورہ

راجہ نے اپنے دربار کے دور اندیش عمر رسیدہ درباریوں سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے۔

دربار کے تجربہ کار لوگوں نے کہا کہ اللہ والے فقیروں سے دوستانہ میل ملاپ قائم کرنا چاہیئے۔ ٹکراؤ کی پالیسی ٹھیک نہیں ہے اور ٹکراؤ سے سراسر نقصان کا ڈر ہے۔

راجہ کی ماں کی وصیت

راجہ پرتھوی راج کی ماں شری متی نے بھی اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ تیری ریاست میں شمالی ہند کی طرف سے چند اللہ والے فقیر آئیں گے خبردار! تو اُن سے نہ ٹکرانا بلکہ اُن سے میل میلاپ اور دوستانہ تعلقات قائم کر لینا ان اللہ والوں کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی سے تیری حکومت کبھی نیست و نابود ہونیکا ڈر ہے۔

ماں کی وصیت کو ٹھکرا دیا

پرتھوی راج اپنی اور اپنی فوج کے گھمنڈ میں ماں کی وصیت کو بھی ٹھکرا دیا اور غصہ سے بے قابو ہو کر حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں گستاخی کرتا ہوا فوجی الٹیمیٹم دیدیا۔

راجہ کا الٹیمیٹم

پرتھوی راج ایک گستاخانہ تحریر لکھوا کر آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا یعنی ایک فوجی گھوڑے سوار اللہ والوں کے سامنے آکر راجہ کی تحریر سنا دیتا ہے۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔

اے نیچ قوم کے لوگو! مہاراجہ پرتھوی راج کا یہ حکم ہے کہ تم سب ۳ دن کے اندر ہماری سرزمین سے نکل جاؤ ورنہ تم سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے گا۔

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے راجہ کا حکم سن لیا اور آسمان کی طرف دیکھا اور عبادت الہٰی میں مشغول ہو گئے جب رات کا کافی حصہ گذر گیا تو آپ اپنے مصلے پر کھڑے ہو کر کسی کو حکم دے رہے ہیں کہ

محمد غور! اجمیر پر حملہ کر دے!

انشاءاللہ تجھ کو فتح و نصرت نصیب ہو جائے گی۔

محمد غوری کا خواب

اِدھر اجمیر میں اناساگر کے کنارے حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ رات کے ۳ بجے ارشاد فرما رہے ہیں اور اُدھر جنوبی ہند میں جنگلوں میں سونے والے محمد غوری کو خواب نظر آ رہا ہے کہ خواب میں کوئی اللہ والا فرما رہا ہے محمد غور! اجمیر پر حملہ کر دے انشاءاللہ تعالیٰ تجھ کو فتح و نصرت نصیب ہو جائے گی۔

محمد غوری جس وقت خواب دیکھ رہا تھا اسکو خواب میں بشارت دینے والے بزرگ کے ساتھ ساتھ اسکو کعبۃ اللہ اور گنبد خضریٰ علانیہ نظر آیا۔ سلطان محمد غوری شمالی ہند سے ایک زمانہ پہلے اجمیر میں آیا اور ج اور محمد غوری کی فوج میں لڑائی ہوئی اور محمد غوری

ناکام ہوکر جنوبی ہند کی طرف بھاگ نکلا تھا۔ جنوبی ہند کے جنگلوں پہاڑوں میں بے یار و مددگار مارا مارا پھر رہا تھا۔

فوج میں خوشی کی لہر

جیسے ہی محمد غوری نے خواب دیکھا اپنے تمام بکھرے ہوئے فوجیوں کو جمع کر کے اپنا خواب اور خواب کی بشارت سنادیا تو ساری فوج میں خوشی اور جوش کی لہر دوڑ گئی۔

قہر الٰہی کو جوش آگیا

سے

چھیڑ اچھی نہیں اللہ کے دیوانوں سے
مفت میں جنگ ہے بے چارے مسلمانوں سے

راجہ پرتھوی راج نے اللہ والوں سے جیسے ہی چھیڑ چھاڑ شروع کی اللہ تعالیٰ کے قہر کو جوش آگیا اور شکست خوردہ سلطان محمد غوری کو غیبی بشارت ملنا ہی اس بات کی علامت تھی کہ اللہ تعالیٰ محمد غوری کی معمولی فوج کو راجہ پرتھوی راج کے بہت بڑے لشکر پر کامیابی عطا فرمانا چاہتا ہے۔

غیبی جوش و خروش

محمد غوری کے سنائے ہوئے سچے خواب سے سارے لشکر میں بے انتہا جوش و خروش پیدا ہوگیا

اور محمد غوری فوراً ایک تیز رفتار سوار کے ذریعہ پرتھوی راج کو جنگ کا الٹیمیٹم بھیج دیا۔

راجہ کی حیرانی

جیسے ہی سلطان محمد غوری کی طرف سے جنگ کا الٹی میٹم آگیا راجہ پرتھوی راج یکدم حیران و پریشان ہوگیا اور تعجب کرنے لگا کہ مٹھی بھر فوج رکھنے والی محمد غوری کو مجھے الٹی میٹم دینے کی کیسے جراءت ہوئی؟ شائد سلطان محمد غوری کو کسی نہ کسی طرف سے فوجی مدد آگئی ہوگی۔ لہٰذا ہم کو بھی جنگ کیلئے زبردست تیاری کرنا چاہیئے یہ سوچ کر راجہ پرتھوی راج سارے شمالی ہند میں مذہبی جنگ کا اعلان کر دیا

جنگ کی تیاری

اور سارے راجاؤں کو اس جنگ میں پوری قوت کے ساتھ شریک ہونے کا حکم دیدیا۔ لہٰذا سارے ہندوستان کے تمام راجہ رجواڑے اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ دریاے سرسوتی کے کنارے جمع ہو گئے۔

اس طرح پرتھوی راج کی طرف سے ہندوستان کے ۱۵۰ راجاؤں نے جنگ ترائن میں حصہ لیا جسمیں ۳ لاکھ سپاہی ۳۰ ہزار ہاتھی کئی ہزار گھوڑوں کے علاوہ ۱۶ ہزار بنڈیوں میں ہتھیار بھر کر میدان جنگ میں آگئے۔ ہندوستان کے ۱۵۰ راجاؤں کی فوجوں کے مقابلے

سلطان محمد غوری کی فوج

میں سلطان محمد غوری کی فوج بالکل کم تھی: تاریخ میں جنکی تعداد صرف ۱۲ ہزار بتلائی گئی ہے۔

حق و باطل کی گھمسان لڑائی

سنہ ۵۸۹ھ م ۱۱۹۲ء میں دریائے سرستی کے کنارے سلطان محمد غوری اور راجہ پرتھوی راج کی فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

ابتداء میں تو پرتھوی راج کی فوجوں کا پلہ بھاری رہا لیکن دیکھتے ہی دیکھتے جنگ کا نقشہ بدل گیا۔ جیسے ہی سلطان محمد غوری میدان جنگ میں کود پڑا سارے لشکر میں نعرۂ تکبیر کے فلک شگاف نعرے گونجنے لگے اور سلطان کے سپاہیوں نے ایسی بے جگری سے مقابلہ کیا کہ راجہ کی فوج کے اچھے اچھے سورماؤں کے قدم اکھڑ گئے۔

نور و ظلمت کی ٹکر

سلطان محمد غوری ہندوستانی لشکر کو چیرتے ہوئے پرتھوی راج کے دو بدو پہنچ گیا۔ پرتھوی راج ہاتھی پر سوار تھا اور سلطان محمد غوری گھوڑے پر سوار تھا۔ راجہ اور سلطان کا دو بدو مقابلہ ہونے لگا پرتھوی راج ہاتھی پر سے سلطان پر سینکڑوں برچھی بھالے پھینک رہا تھا اور سلطان اپنے اوپر آتے والے ہر وار کو ڈھال اور تلوار سے روک رہا تھا۔ بڑا عجیب منظر تھا راجہ کے سینکڑوں فوجی سلطان غوری کے اطراف

کھڑے ہو گئے لیکن خدا کی قدرت کا کرشمہ تھا کہ کسی کو بھی سلطان پر وار کرنے کی ہمت نہ ہو سکی۔

راجہ مارا گیا

سلطان محمد غوری اپنے اوپر آنیوالا ہر وار روکتے نعرہ تکبیر بلند کرتا ہوا ایکدم پرتھوی راج کے ہاتھی پر چڑھ گیا اور راجہ مبہوت ہو کر زمین پر آ گیا۔ راجہ کا تعاقب کرتے ہوئے سلطان غوری بھی زمین پر کود پڑا اور اب زمین پر دونوں کا مقابلہ ہو رہا تھا۔ یکایک سلطان نے راجہ پر ایسا وار کیا کہ راجہ زخمی ہو کر گر پڑا اور زمین پر تڑپنے لگا اور تڑپتے ہوئے کہہ رہا تھا محمد غوری! یہ تیری مار نہیں ہے بلکہ یہ کسی اللہ والے فقیر کی مار ہے۔ یہ کہتا ہوا راجہ پرتھوی راج دم توڑ دیا۔

الحمد للہ کہ تاریخ ہند بتا رہی ہے کہ سلطان کے ہاتھوں راجہ پرتھوی راج مارا گیا اور سلطان محمد غوری کو عظیم الشان فتح نصیب ہو گئی۔

حق کی فتح ہو گئی

جیسے ہی پرتھوی راج مارا گیا سارے ہندوستانی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی سارے راجہ اپنی اپنی فوجوں کے ساتھ تتر بتر ہو گئے اور سلطان محمد غوری کا اسلامی پرچم سرزمین اجمیر پر لہرانے لگا قرآن کی پیشن گوئی پوری ہو گئی۔ جاء الحق زھق الباطل

ان الباطل کان زھوقًا یعنی جہاں جہاں حق داخل ہوتا ہے وہاں سے باطل مٹ جاتا ہے اور باطل مٹنے کی ہی چیز ہے ۔

سلطان محمد غوری فتح یاب ہو کر سجدۂ شکر بجا لایا اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود وسلام بھیجنے لگا ۔

محمد غوری کو سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی قدمبوسی نصیب ہوگئی !

جنگ سے جیسے ہی سکون ملا سلطان محمد غوری سے کسی نے کہا کہ یہاں قریب کے تالاب (اناساگر) کے کنارے چند اللہ والے بزرگ ٹھہرے ہوئے ہیں اُن سے ملنا مناسب رہیگا۔

سلطان محمد غوری جیسے ہی سنا فوراً اناساگر کے کنارے پہنچ گیا اور کیا دیکھتا ہے کہ مغرب کی نماز ہو رہی ہے لہذا یہ بھی نماز میں شریک ہوگیا۔ جیسے ہی نماز مغرب ختم ہوئی سلطان محمد غوری نے امامت کے مصلے پر بزرگ کو دیکھتے ہی بے ساختہ مرحبا مرحبا کہتے ہوئے قدم بوس ہوگیا اور عرض کیا حضور! آپ کو میں نے خواب میں دیکھا ہے یہ سنکر حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ ہاں! ہاں! ہمنے ہی تجھ کو بلایا ہے۔ یہ سنتے ہی سلطان کے آنکھوں سے

خوشی کے آنسو بہنے لگے اور اُسی وقت سلطان محمد غوری حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر گرا اور مرید ہوگیا۔

راجکمار

جیسے ہی راجہ پرتھوی راج میدان جنگ میں مارا گیا تو فوراً راجہ کا بیٹا راجکمار نے محسوس کیا کہ آج سارے ہندوستان میں سوائے حضور خواجہ غریب النواز رحمۃ اللہ علیہ کی پناہ کے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ پس راجکمار دوڑتا ہوا حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بلبلانے لگا کہ حضور! پناہ چاہتا ہوں۔! پناہ چاہتا ہوں!!

احسان کا کرشمہ

راجکمار بے سہارا ہوکر جیسے ہی حضور سلطان الہند کی خدمت میں دوڑتا ہوا آیا اور پناہ مانگنے لگا اور آپ نے اسکو اپنی پناہ میں لے لیا۔ حضور سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے محمد غوری سے فرمایا کہ راجکمار کو اپنے پاس بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ رکھ لینا۔ یہ سنتے ہی محمد غوری نے راجکمار کو اپنا وزیر بنالیا حالانکہ راجکمار جو ابھی تک مسلمان کبھی نہیں ہوا تھا حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی

راجکمار پر عنایت

اس بے انتہا عنایت اور مہربانی سے یکدم متاثر ہوا اور فوراً روتا ہوا قدموں میں گر پڑا اور صدق دل سے مسلمان ہو گیا۔

اسلام کا بول بالا ہو گیا

جیسے ہی پرتھوی راج کا بیٹا راجکمار اسلام قبول کر لیا اسکے ساتھ ہی غیر مسلموں میں ہلچل مچ گئی لہذا سینکڑوں لوگ اسلام کی رواداری ملنساری اور صداقت سے متاثر ہو کر رات دن اسلام میں داخل ہونے لگے۔

عام تبلیغ

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء میں اپنے قریب ہونے والے مخصوص لوگوں میں تبلیغ فرمائی۔ پھر جب سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مسلمان ہو گئے تو آپ نے اسلام کی عام تبلیغ شروع فرما دی۔

اسلامی مساوات کی کرامات

چھوٹی بڑی ذات

ہندوستانی قوم چھوٹی بڑی ۴ ذاتوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی تھی۔ بڑی ذات کے لوگ چھوٹی ذات کے لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر رکھا کرتے تھے اُن کے پانی لینے کے کنویں بھی بالکل علیحدہ مقرر کر دیئے گئے تھے۔ چھوت چھات کی ایسی سختی تھی کہ اگر

کوئی نیچی ذات کا آدمی اونچی ذات والے کو چھولیتا تو وہ فوراً غسل کرلیتا۔

ظلم کی انتہا

اگر کوئی سب سے نیچی ذات کا آدمی کسی اعلیٰ ذات والے کے صحن سے گذرتا تو اسکو پکڑ کر اسکے کانوں میں پگھلی ہوئی شیشہ ڈال جاتی اور وہ بیچارہ تڑپ تڑپ کر مرجاتا تھا۔ اور جب نیچ قوم کے لوگ جنگل سے گذرتے تو انکو اپنے پیچھے جھاڑو لٹکا لینا لازمی تھا تاکہ اس نیچ قوم کے لوگوں کے پیر کے نشانات بھی زمین پر باقی نہ رہیں۔

الغرض بڑی ذات کے لوگ چھوٹی ذات کے لوگوں کو انتہائی ناپاک اور منحوس تصور کرتے ہوئے سخت سے سخت دشمنی کیا کرتے تھے

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ کی فراست حکمت اخوت کرامت

حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستانی قوموں کا بڑی گہری نظر سے مشاہدہ فرمایا اور اپنی خداداد روحانی فراست، حکمت اور اخوت سے کام لیکر اسلامی مساوات کو عام کرنا شروع فرمادیا چنانچہ آپ ہر کس و ناکس سے مصافحہ فرماتے اور عام دسترخوان بچھا کر سب کو ایک دسترخوان پر بیٹھا کر اور خود ان کے ساتھ بیٹھ کر خاصہ تناول فرمانے لگے۔ اسلامی مساوات کے اس منظر کو دیکھ کر ساری

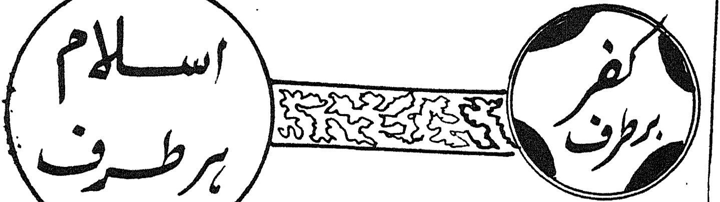
ہندوستانی قومیں حیران و ششدر رہ گئیں۔ اور خود بخود ساری قومیں آپ کے قریب ہونے لگیں اور جیسے ہی لوگ آپ کے قریب ہوتے لگے آپ نے بڑی حکمت عملی سے اور بڑی فراست سے انکے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان فرما دیتے۔ جیسے ہی لوگ اسلام کی خوبیاں سنتے فوراً اسلام میں داخل ہو جاتے پس اس طرح ہر روز ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہونے لگے

ہندوستان کی تاریخ آج بھی پکار پکار کر کہہ رہی ہے۔

۹۹ لاکھ

کہ اسلامی مساوات اور حکمت عملی سے حضور سلطان الہند رحمتہ اللہ کے دست مبارک پر ۹۹ لاکھ غیر مسلم اسلام قبول کر لیئے

پس سارے ہندوستان میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔۔۔!



ہندوستان کی سرزمین دیکھتے ہی دیکھتے اسلام ہر طرف پھیلنے لگا اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہونے لگیں اور حضرت سلطان الہند رحمتہ اللہ علیہ اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ندی نالے اور دریا پہاڑ عبور کرتے ہوئے اجمیر سے بنگال پہنچے آپ کے تبلیغی سفر کے دوران کئی بت پرست اور آتش پرست ظالموں سے مقابلہ ہوا

بفضل تعالیٰ ہر مقام پر ہر ایک کے مقابلے میں آپ کو کامیابی ہوئی اور سب کے سب اسلام قبول کر لیئے۔

آتش کدے میں اسلام

بنگال کے تبلیغی سفر میں آپ نے کئی آتشکدے بجھا دیئے ایک آتش کدہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے آتشکدہ میں پہنچکر فرمایا کہ آتش بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے، آتش اللہ نہیں ہے۔ یہ سنکر پجاری نے کہا۔ اگر آپ آتش میں کود کر صحیح سلامت نکل آئیں گے تو ہم سب آپ کے خدا کو مان لیں گے یہ سنتے ہی آپ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر آتشکدہ میں اترتے ہوئے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی۔

وَقُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

جیسے ہی آپ آتشکدے میں کود پڑے اور بہت دیر کے بعد بفضل تعالیٰ صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ دیکھکر سارے آتش پرست تائب ہوکر اسلام قبول کر لیئے۔

تصانیف

۱۔ انیس الارواح ۲۔ گنج الاسرار ۳۔ حدیث المعارف ۴۔ رسالہ وجودیہ ۵۔ رسالہ درکسبِ نفس ۶۔ دیوانِ خواجہ

ماآخذ

دلیل العارفین۔ راحت القلوب۔ تاریخ فرشتہ۔ سیدالعارفین مونس الارواح۔ خزینۃ الاصفیا۔ تاریخ اسلام۔ اخبار الاخیار حضرت شیخ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ۔ تزکِ جہانگیری۔ منتخب التواریخ۔

موت کا ذائقہ

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

کل نفس ذائقۃ الموت یعنی ہر جاندار کو موت کا مزہ چکھنا ہے پس حضرت سلطان الہند رحمۃ اللہ علیہ نے بھی بتاریخ ۶ رجب سنہ ۶۳۳ ہجری یوم دوشنبہ بوقت فجر آپ نے موت کا مزہ چکھ لیا۔ جب فجر کے عین سہانے وقت آپ کا کمرہ کھولا گیا تو کیا دیکھتے ہیں آپ کا وصال ہو گیا اور آپ کی مبارک پیشانی پر نورانی سطروں سے یہ عبارت لکھی ہوئی پائی گئی۔

ھٰذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت میں دنیا سے چلے گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝

متعلقین کرام

زوجہ اول : حضرتہ عصمت اللہ بی بی رحمتہ اللہ علیہا

زوجہ دوم : حضرتہ امۃ اللہ بی بی رحمتہ اللہ علیہا

فرزندان ۔ ۱۔ ابو الخیر حضرت سید فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ ابو سعید حضرت سید ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ ابو صالح حضرت سید حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

صاحبزادی : حضرتہ سیدہ بی بی حافظ جمال رحمتہ اللہ علیہا

سورج غروب ہوگیا اور روشنی باقی رہ گئی

سنجر شریف سے معرفت کا سورج طلوع ہوا اور ہندوستان میں شریعت۔ طریقت اور حقیقت کے ساتھ ساتھ معرفت کی روشنی بکھرتے ہوئے ہندوستان کے گوشے گوشے کو منور کردیا بظاہر سلسلہ چشتیہ کا سورج غروب ہوگیا لیکن روشنی برصغیر کے کونے کونے میں دن دونی اور رات چوگنی پھیلتی ہی جارہی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تاحشر چراغ چشتیوں سے نئے نئے چراغ روشن ہوتے رہیں گے۔

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما (اقبال)

خلفائے کرام

خلیفۂ کرام ۹۴ ہیں جنمیں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ

۲۔ حضرت الشیخ حمید الدین ناگوری ۶۴۳ھ .. دہلی

۳۔ حضرت صوفی حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ ۶۷۳ھ ناگور

۴۔ حضرت خواجہ برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ ۶۶۴ھ اجمیر

۵۔ حضرت الشیخ احمد کابلی رحمۃ اللہ علیہ ۵۹۴ھ بنارس

۶۔ حضرت خواجہ عبدالغفار رحمۃ اللہ علیہ ۶۹۴ھ ملتان

اظہارِ حقیقت

حقیر فقیر خاکپائے بزرگانِ دین، تنقید۔ ٹکراؤ اور تنازعات سے بالاتر ہوکر قرآن۔ تفسیر۔ حدیث۔ عمل رسالت۔ عملِ اہل بیت عمل صحابہ۔ فقہ ائمہ اقوال علمائے حق، دین اولیاء اللہ اجماع امت۔ قیاس۔ تاریخ اسلام اور تواتر کے ناقابلِ انکار دلائل کی روشنی میں کتب وکتبات (تحریری طغرے) اور کیسٹوں کے ذریعہ عقائد اہل السنت والجماعت کو عام کرنے کیلئے وقف ہوچکا ہے

خوشخبری الحمدللہ کہ بطفیل حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتبات (تحریری طغرے) ہند وبیرون ہند کے ایک محتاط اندازے کے مطابق ۲½ لاکھ مقامات پر پہنچ چکے ہیں۔ جن سے سنی مسلمانوں کے عقاید مضبوط سے مضبوط تر ہورہے ہیں۔

اپیل جمیع برادرانِ اسلام سے دردمندانہ اپیل ہے کہ اس عظیم اور مقدس کام کو پرامن خطوط پر عام کرنے کیلئے بھرپور تعاون کریں اور ہمدردانِ اہل السنت کے مکمل پتے بھیج کر فقیر پر احسان فرمادیں۔

وما علینا الا البلاغ۔

فقیر: غلام نبی شاہ